Volume 04, Issue 01,
January-March 2026
PP: 242-252
Open Access on:
www.alimanjournal.com

AL-IMAN
Research Journal
P-ISSN: 3006-1261 E-ISSN: 3006-127X
https://doi.org/10.63283/IRJ.04.01/13

Article QR

# قاضی عیاض کی کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" کا منہج واسلوب: ایک تجزیاتی مطالعہ

# *The Methodology and Literary Style of Qāḍī ʿIyāḍ's al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā ﷺ: An Analytical Study*

**Muhammad Farooq Haider Yasin[1]*, Muhammad Mohsin[2]**

*Article History*

*Received*
12-03-2026

*Accepted*
30-03-2026

*Published*
31-03-2026

*Abstract & Indexing*

## Abstract

*The book Al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā by Qadi Iyad occupies a distinguished position in Islamic scholarship due to its comprehensive treatment of the rights, virtues, status, and noble characteristics of the Prophet Muhammad (peace be upon him). This research examines the methodology and literary style employed by Qadi Iyad in the composition of this seminal work. It explores the author's systematic approach to presenting prophetic traditions, Qur'ānic evidences, scholarly opinions, and historical narratives in support of his arguments. The study further analyzes the organizational structure of the book, its thematic arrangement, and the balance between devotional expression and academic rigor. The research highlights how Qadi Iyad combines textual authenticity with eloquent expression, making the work both a scholarly reference and a source of spiritual inspiration. Particular attention is given to his methods of citation, argumentation, and defense of the Prophet's dignity against misconceptions and challenges. The study also investigates the influence of the book on later Islamic scholarship and its enduring relevance in contemporary discussions concerning the Prophet's status and rights. Using an analytical and descriptive research method, this paper concludes that Al-Shifāʾ represents a unique synthesis of hadith studies, theology, jurisprudence, history, and literary excellence. Its methodological coherence and refined style have contributed significantly to its acceptance across the Muslim world, establishing it as one of the most influential works in the field of Prophetic studies.*

## Keywords:

*Al-Shifāʾ bi-Taʿrīf Ḥuqūq al-Muṣṭafā, Qadi Iyad, Methodology, Literary Style, Prophetic Studies, Seerah, Islamic Scholarship, Rights of the Prophet.*

[1] *Lecturer in Islamic Studies, Govt Graduate College Abdul Hakim, Khanewal.* ****Corresponding Author*** *fhaider867@gmail.com*
[2] *PhD Scholar, Department of Islamic Studies, The Islamia University of Bahawalpur.* *m.mohsinkwl@gmail.com*

All Rights Reserved © 2026 This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License

### موضوع کا تعارف

سیرتِ نبوی ﷺ اسلامی علوم کا ایک بنیادی اور نہایت اہم شعبہ ہے، جس کے ذریعے رسول اللہ ﷺ کی حیاتِ طیبہ، تعلیمات، اخلاق، دعوتی جدوجہد اور عملی اسوہ کو محفوظ کیا گیا ہے۔ قرآنِ کریم نے نبی اکرم ﷺ کی ذاتِ مبارکہ کو اہلِ ایمان کے لیے بہترین نمونہ قرار دیا ہے، اسی لیے مسلمانوں نے آغازِ اسلام ہی سے آپ ﷺ کی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو جمع کرنے اور محفوظ رکھنے کا اہتمام کیا۔ ابتدائی دور میں سیرت کا مواد احادیث، مغازی اور تاریخی روایات کی صورت میں موجود تھا، جسے بعد میں مستقل علمی اور ادبی صورت ملی۔ چنانچہ ابن اسحاق، ابن ہشام، واقدی اور ابن سعد جیسے مؤرخین نے سیرت نگاری کی ایک مضبوط روایت قائم کی جس نے بعد کے ادوار میں مزید وسعت اختیار کی۔

سیرت نگاری کی اہمیت اس حقیقت سے بھی واضح ہوتی ہے کہ شریعت کے عملی فہم، اسلامی تہذیب و ثقافت کے ادراک اور رسول اکرم ﷺ کی محبت و اتباع کے لیے سیرت کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ اسی روایتِ سیرت میں قاضی عیاضؒ کی معروف تصنیف الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ ایک منفرد مقام رکھتی ہے۔ اگرچہ یہ کتاب روایتی انداز کی مکمل سیرت نہیں، تاہم اس میں رسول اللہ ﷺ کے حقوق، فضائل، خصائص، معجزات اور مقامِ نبوت کو نہایت جامع انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ قاضی عیاضؒ نے قرآن، حدیث اور اقوالِ ائمہ سے استدلال کرتے ہوئے ایسا علمی منہج اختیار کیا ہے جس میں تحقیق اور محبتِ رسول ﷺ کا حسین امتزاج نظر آتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ الشفاء صدیوں سے اہلِ علم کے نزدیک معتبر اور مقبول کتاب سمجھی جاتی ہے۔ زیرِ نظر آرٹیکل اسی کتاب کے منہج و اسلوب کا تجزیاتی مطالعہ پیش کرتا ہے تاکہ اس کی علمی، فکری اور ادبی خصوصیات کو واضح کیا جا سکے۔

### سابقہ تحقیقی کام کا جائزہ

قاضی عیاضؒ اور ان کی معروف تصنیف "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ" کے حوالے سے متعدد علمی و تحقیقی کاوشیں سامنے آچکی ہیں، جن میں اس کتاب کے منہج، اسلوب اور علمی مقام پر مختلف زاویوں سے بحث کی گئی ہے۔ الحسین بن محمد شواط نے اپنی کتاب "القاضی عیاض عالم المغرب و امام اہل الحدیث فی وقتہ" میں قاضی عیاضؒ کی علمی شخصیت اور حدیثی خدمات کو نمایاں کرتے ہوئے انہیں اپنے دور کے ممتاز محدثین میں شمار کیا ہے، جس سے ان کے علمی پس منظر کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔

اسی طرح البشیر علی احمد الترابی نے "القاضی عیاض و جھودہ فی علمی الحدیث" میں قاضی عیاضؒ کی حدیثی خدمات اور علمی منہج کا تفصیلی جائزہ پیش کیا ہے، جو ان کے استدلالی اور روایت پر مبنی اسلوب کو سمجھنے کے لیے اہم ماخذ ہے۔ قاضی عیاضؒ کی اصل کتاب الشفاء کا متن بذاتِ خود ان کے فکری و اسلوبیاتی مزاج کی عکاسی کرتا ہے، جیسا کہ مترجم عبدالحکیم شاہ جہان پوری کے ایڈیشن سے بھی اس کی علمی ساخت اور موضوعاتی ترتیب واضح ہوتی ہے۔

مزید برآں، شہاب الدین احمد بن محمد الخفاجی کی "شرح نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض" اس کتاب کے علمی پہلوؤں، اسلوبی نکات اور فقہی و کلامی توضیحات کو مزید وسعت فراہم کرتی ہے، جس سے قاری کو متن کی گہرائی سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ اسی طرح محمد سفیان عطاء کی تحقیق "قاضی عیاض اور ان کی کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ کا تعارف اور اعتراضات کا جائزہ" میں کتاب پر کیے جانے والے مختلف اعتراضات اور ان کے علمی جوابات کا تنقیدی مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔

مجموعی طور پر سابقہ تحقیقات سے یہ بات سامنے آتی ہے کہ الشفاء نہ صرف سیرت و شمائل کی اہم کتاب ہے بلکہ اس پر علمی، کلامی اور حدیثی سطح پر وسیع تحقیق موجود ہے، تاہم اس کے منہج اور اسلوب کے جامع تجزیاتی مطالعے کی مزید ضرورت باقی ہے، جو اس تحقیق کا بنیادی مقصد ہے۔

## قاضی عیاض رحمہ اللہ کی شخصیت

قاضی عیاض رحمہ اللہ اسلامی تاریخ بالخصوص مسلم اسپین کا ایک تابندہ حوالہ ہیں، ان کے تصنیفی و تحقیقی علمی کام کی قدر و منزلت اور پائیداری عرصہ دراز گزرنے کے باوجود آج تک مسلم اور ایک مستند حوالہ کے طور پر موجود ہے، یہ محض علمی و فکری کاوش نہیں بلکہ انسانی زندگی کے عملی پہلوؤں کے حوالے سے بھی قابل عمل ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ کی ذاتی زندگی جس قدر سادہ اور عجز و نیاز سے عبارت ہے ان کی علمی زندگی اسی قدر مستند، باوقعت اور باوقار ہے، تمام تر علمی پہلوؤں پر محبت رسول ﷺ کی چھاپ اور گرویدگی قاضی عیاض رحمہ اللہ کی شخصیت کو اور بھی زیادہ معزز اور منفرد بنادیتی ہے۔

## پیدائش وابتدائی تعلیم

ان کانام عیاض بن موسیٰ بن عیاض بن عمرو ہے، رجب المرجب 476ہجری میں پیدا ہوئے، کنیت ابو الفضل اور نسبت یحصبی ہے، جو کہ رئیس اجمیر یحصب بن مالک کی نسبت سے ہے، مغرب کے ایک قصبہ "سبتہ" میں پیدا ہوئے، آپ کی پیدائش کے وقت مغرب پر "مرابطین" (472-541ھ) کی حکومت تھی، آپ نے ابتدائی تعلیم اپنے خاندان میں ہی حاصل کی، یہ کوئی باضابطہ نظم تعلیم نہ تھا بلکہ اس میں خاندانی تربیت، طرز تکلم، سچائی، ادب واحترام اور دوسرے سماجی پہلو شامل تھے جو کسی بھی شخص کے لیے آئندہ کی زندگی میں ہمیشہ ایک بنیاد کے طور پر موجود رہتے ہیں۔[1]

ان کی سوانح میں لکھا ہے:

" فَوَجَدَ فِي بَيْتِهِ مُقَوِّمَاتِ التَّرْبِيَةِ الْإِسْلَامِيَّةِ الْمُنْضَبِطَةِ وَالتَّنْشِئَةِ الصَّالِحَةِ الْخَيِّرَةِ، وَهِيَ الْعِلْمُ وَالْعِبَادَةُ وَالْجِهَادُ وَالْيَسَارُ. "

ترجمہ: انہوں نے اپنے گھر میں منضبط اسلامی تربیت اور نیک وصالح پرورش کے عناصر پائے اور وہ علم، عبادت، جہاد اور نرم خوئی ہیں۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے جس شہر میں پرورش پائی اس کے بارے میں لکھا ہے کہ "سبتہ" اہل علم کا مرکز تھا جہاں شرق و غرب سے لوگ تحصیل علم کے لیے حاضر ہوتے تھے اور یہ وہ زمانہ تھا جب ریاستی سطح پر اہل علم کی قدر و منزلت مروّج تھی اور ہر اہم معاملے پر ان کی مشاورت کو اہم سمجھا جاتا تھا۔

## حصول علم

حفظ قرآن کے بعد قاضی عیاض رحمہ اللہ نے سبتہ شہر میں اہل علم سے شرف تلمذ حاصل کیا، چنانچہ آپ نے قاضی ابو عبد اللہ بن عیسی التمیمی (429-505ھ) سے علم حدیث حاصل کیا، ابو اسحاق بن جعفر اللواتی (482-513ھ) سے فقہ پڑھی، 30 سال کی عمر میں اندلس کارخ کیا اور وہاں ابن عتاب (433-520ھ)، ابن رشد (520-595ھ)، ابن حمدین (484-546ھ) اور ابو الحسین بن سراج (400-489ھ) جیسے علماء کی صحبت میں رہ کر اپنے علمی رسوخ کو جلا بخشی۔[2]

## منصب قضاء کی تولیت

قاضی عیاض رحمہ اللہ کو ان کی دور اندیشی، ثقاہت علمی اور قرآن و سنت پر عبور رکھنے کی بناء پر کئی مرتبہ منصب قضاء بھی تفویض کیا گیا، سب سے پہلے وہ سبتہ میں قاضی بنائے گئے، پھر انہیں غرناطہ میں منصب قضاء سپرد کیا گیا، غرناطہ کے بعد ایک مرتبہ پھر سبتہ کے قاضی مقرر کیے گئے اور آخر میں "دای" نامی قصبہ کے امور منصفی آپ کو تفویض کیے گئے۔

**تالیفات**

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنی زندگی میں گراں قدر علمی خدمات سر انجام دیں اور کثیر کتب تالیف فرمائیں جنہیں چار دانگ عالم قبولیت عطاء ہوئی، امام ذہبی (673-748ھ) نے لکھا ہے کہ آپ کی ہر تصنیف نفیس ہے، جبکہ یافعی (696-755ھ) کے بقول آپ کی تحریرات جلیل القدر ہیں، "اکمال العلم" کے عنوان سے آپ نے قاضی مازری (253-336ھ) کی کتاب "المعلم بفوائد مسلم" پر کام کیا۔ ایک اور کتاب "ترتیب المدارک" میں آپ نے فقہاء مالکیہ کا تعارف پیش کیا۔ تاریخ (history) کے باب میں آپ کی کتاب "جامع التاریخ" اندلس کی تاریخ پر ایک ماخذ کی حیثیت رکھتی ہے۔ مؤطا اور صحیحین کے مشکل مقامات کی تسہیل کے لیے آپ کی مایہ ناز تصنیف "مشارق الانوار" کے نام سے موجود ہے۔ "الشفاء بتعريف حقوق المصطفىٰ" کے نام سے آپ نے سیرت رسول ﷺ کے باب میں شمائل پر ایک شاہکار مرتب فرمایا، جس میں آپ نے حضور ﷺ کے حقوق و آداب کا والہانہ انداز میں تذکرہ کیا۔

**وفات**

علم و فضل کا یہ آسماں 544ھ مراکش میں فوت ہوا اور وہیں ان کی تدفین ہوئی، آپ کی اولاد میں ابو عبد اللہ محمد کا نام معروف ہے۔

**قاضی عیاض رحمہ اللہ اہل علم کی نظر میں**

ابن الابار (595-658ھ) نے لکھا ہے:

"من اهل سبتة وأصله من بسطة ، يكنى أبا الفضل ، احد الائمه الحفاظ الفقهاء المحدثين الأدباء و تواليفه واشعاره شاهدة بذلك۔۔۔۔وشيوخه يقاربون المائة"[3]

ترجمہ: یہ سبتہ کے باشندہ تھے اور ان کا اصل وطن بسطہ تھا۔ فقہاء، محدثین، ادباء، ائمہ حفاظ میں سے تھے اور ان کی تصانیف اس پر شاہد ہیں اور ان کے اساتذہ سو کے قریب ہیں۔

**الشفاء بتعريف حقوق المصطفى ﷺ**

قاضی عیاض رحمہ اللہ کی جملہ تصنیفات قابل قدر اور اہل علم کے ہاں پسندیدہ ہیں اور ان سے استفادہ کیا جاتا ہے لیکن ان کی کتاب الشفاء بتعريف حقوق المصطفى کو جو تلقی بالقبول حاصل ہوئی وہ اپنی مثال آپ ہے، یہ اس لیے بھی ہے کہ اس میں محبوب خدا کا براہ راست تذکرہ ہے اور آپ ﷺ کے شمائل و فضائل مستند اور صحیح احادیث سے ثابت کئے گئے ہیں، بایں وجہ یہ کتاب سیرت نگاروں کے لئے ایک مستقل ماخذ کے طور پر معروف ہے، شہرہ آفاق مؤرخ علامہ مصطفی بن عبد اللہ المشہور حاجی خلیفہ (1068-1657ھ) اس کتاب کے بارے میں رقم طراز ہیں:

"وهو كتاب عظيم النفع كثير الفائدة لم يؤلف مثله في الإسلام ، شكر الله سبحانه وتعالى سعي مؤلفه وقابله برحمته وكرمه"

ترجمہ: یہ کتاب بہت نفع مند اور خوب مفید ہے، اسلام میں اس طرح کی اور کتاب تصنیف نہیں کی گئی، اللہ تعالیٰ مؤلف کی کوشش کی قدر دانی فرمائے اور ان پر اپنا رحم و کرم کا معاملہ فرمائے۔

الشفاء بتعريف حقوق المصطفى کا مأخذ ابن سبع (440-520ھ) کی شفاء نامی کتاب ہے۔[4]

**قاضی عیاض رحمہ اللہ کا سیرت نگاری میں اسلوب**

قاضی عیاض رحمہ اللہ سیرت نگاری میں ایک ثقہ سیرت نگار کے طور پر معروف ہیں، انہوں نے اس تناظر میں کس طرح کے اسلوب و منہج کو اپنایا اور کن خطوط پر اپنی تحقیقی و علمی کاوش کو استوار کیا، ذیل کے صفحات میں ہم اختصار کے ساتھ اس کا جائزہ لیں گے۔

### قرآن کریم بطور ماخذ سیرت

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے سیرت رسول کے ہر گوشے کو سب سے پہلے قرآن کریم کی روشنی میں دیکھا اور آپ ﷺ کی شان اقدس اور مقام و مرتبے میں قرآن کریم میں وارد آیات کو تفصیل سے ذکر کیا، اس میں ایک طرف جہاں استنادی اعتبار سے سیرت کی بنیادیں معتبر اور ناقابل تردید ٹھہرتی ہیں، وہیں قاضی عیاض رحمہ اللہ کے علمی مرتبے اور اصلی مآخذ کی طرف ان کے رجحانات کا پتہ چلتا ہے، مثال کے طور پر اپنی کتاب الشفاء کے باب اول میں انہوں نے فصل اول کے تحت قرآن کریم کی اس آیت کو فضیلت محمدی کے ضمن میں ذکر کیا ہے:

لَقَدۡ جَآءَكُمۡ رَسُوۡلٌ مِّنۡ اَنۡفُسِكُمۡ عَزِيۡزٌ عَلَيۡهِ مَا عَنِتُّمۡ حَرِيۡصٌ عَلَيۡكُمۡ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ رَءُوۡفٌ رَّحِيۡمٌ

ترجمہ: (لوگو) تمہارے پاس ایک ایسا رسول آیا ہے جو تمہی میں سے ہے، جس کو تمہاری ہر تکلیف بہت گراں معلوم ہوتی ہے، جسے تمہاری بھلائی کی دھن لگی ہوئی ہے، جو مومنوں کے لیے انتہائی شفیق، نہایت مہربان ہے۔[5]

اس آیت کے ذکر کرنے کے بعد قاضی عیاض رحمہ اللہ نے آیت مبارکہ کے مخاطبین کی تعیین میں مفسرین کی آراء کا ذکر کیا ہے اور نحویوں کے "أنفسكم" میں س پر فتح وجر کے اختلاف کی صورت میں آنے والے فرق کا بھی ذکر کیا ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ اگر أنفسكم کو سین کے فتحہ کے ساتھ پڑھا جائے تو یہ مدح وثناء کی انتہا ہے اور اگلے اوصاف حمیدہ میں یہ بتایا گیا کہ آپ ﷺ کو اس بات کی بڑی حرص ہے کہ لوگ رشد وہدایت سے بہرہ مند ہو کر حلقہ بگوش اسلام ہو جائیں اور ہر وہ بات جو لوگوں کے حق میں مضر ہے اس سے مجتنب رہیں۔[6]

اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے سیرت نگاری کا اوّلین استناد قرآن کریم پر قائم کیا ہے اور آیات قرآنیہ کے مفہوم و معانی اور لغوی اعتبار سے ان کی تحقیق و تشریح پر قاضی عیاض رحمہ اللہ کی غائرانہ نظر ہے۔

### صحیح احادیث سے استفادہ

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے تذکرہ رسول ﷺ میں قرآن کریم کے بعد ایسی احادیث پر اعتماد کیا ہے جو ان کے نزدیک استنادی اعتبار سے درست اور قابل بھروسہ ہیں اور پھر ان احادیث کو لائے ہیں جن میں ﷺ کی شخصی زندگی، اوصاف حمیدہ، نقوش جمال اور حسن وگفتار کا تذکرہ ہے، کتاب کا یہ حصہ جہاں ایک طرف آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے خدوخال کی مکمل تصویر کشی کرتا ہے وہیں اس سے فاضل مصنف کی اپنے محبوب سے عقیدت و محبت بھی واضح طور پر جھلکتی ہے، اس میں عصر حاضر کے ان طبقات کے لیے ایک سبق موجود ہے جو ان مذہبی مقدسات کو دوسرے امور دنیا کی طرح ٹیکنیکلی اور ضرورت کی حد تک روا رکھنے کے قائل ہیں، قاضی عیاض رحمہ اللہ کا یہ وصف جدید دنیا کے سماجی و مذہبی رویوں کے جائزے کے حوالے سے ایک اہم عنوان ہو سکتا ہے۔

قاضی عیاض رحمہ اللہ آپ ﷺ کے نقش جمال کو بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

آپ کا رنگ اُجلا تھا، آنکھیں سیاہ، گہری اور قدرے سرخی مائل تھیں، رنگ ایسا سفید تھا جو سرخی کی جانب مائل ہو، آنکھوں کے بال لمبے تھے، دونوں حاجب جدا اور لمبائی میں ان پر باریک بال تھے، ناک مبارک لمبی اور منور تھی۔[7]

### منطقی اسلوب

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنی کتاب میں مقام مصطفیٰ ﷺ کا ذکر کرتے ہوئے محض عقیدت و محبت اور لفاظی کو اختیار نہیں کیا بلکہ اپنے اس محبت نامے میں عقل و منطق اور مسلم شدہ انسانی خصائل و عادات میں اعلیٰ ترین منہج اختیار کر کے اس پر ذات نبویہ کو ایک بہترین اور

قابل رشک انسان کے طور پر متعارف کروایا ہے، ہمیں اس تناظر میں عمرانیات پر قاضی عیاض رحمہ اللہ کی غائرانہ نظر کا بھی اعتراف کرنا پڑے گا جو صرف ایک واقعہ نگار نہیں بلکہ جزئیات کو انسانی معاشرہ اور اس میں برتے جانے والے رویوں اور تشکیل پانے والے اصولوں سے منسلک کر کے دیکھتے ہیں، قاضی عیاض رحمہ اللہ لکھتے ہیں: جمال و کمال کے خصائل آدمی میں دو طرح کے ہوتے ہیں، ایک وہ وہ جن کا تقاضا انسانی حیات کرتی ہے اور دوسرے وہ جو کسب سے حاصل ہوں، جبلی اور خلقی اوصاف میں کمال خلقت، جمال صورت، قوت حواس، قوت اعضاء اور شرف نسب داخل ہیں، جبکہ اکتسابی خصائص میں علم، صبر، شکر اور حسن معاشرت کو امتیاز حاصل ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ ان میں سے اگر چند ایک خصلتیں کسی شخص میں موجود ہوں تو مثال بن جاتا ہے جبکہ حضور ﷺ کی کمالیت کا کیا عالم ہو گا کہ آپ اکیلے ہی ان تمام کسبی و خلقی صفات کے جامع ہیں۔[8]

## توضیح مشکلات

قاضی عیاض رحمہ اللہ سیرت نگاری میں محض بیان اور نقل معلومات پر اکتفاء نہیں کرتے بلکہ انہوں نے اس کے ساتھ ساتھ مشکل اور پیچیدہ لغوی و فنی مقامات کی تبیین بھی کی ہے، یہ ایک باخبر اور اچھے لکھاری کا وصف ہوتا ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے قارئین کے لیے قابل فہم اسلوب اختیار کرتا ہے اور اگر کہیں کچھ پیچیدگی دیکھتا ہے تو اس کی وضاحت کرتا ہے، اپنی کتاب الشفاء میں قاضی عیاض رحمہ اللہ نے سراپا رسول میں وارد مشکل الفاظ کی نہ صرف وضاحت کی بلکہ ان کے ہم معنی دوسرے کلمات کا ذکر کر کے قاری کے ذہن میں وارد ہونے والے اشکالات کا بھی ازالہ کر دیا ہے، مثلاً وہ "الشعر الرجل" کی تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اس سے وہ بال مراد ہیں جو نہ زیادہ شکن دار ہوں اور نہ بالکل سیدھے، یعنی دست قدرت نے شکن دار کیا ہوا تھا اور بال مبارک الجھے ہوئے بھی نہ تھے۔[9]

## مربوط اور منظم طرز بیان

قاضی عیاض رحمہ اللہ سیرت نگاری میں ایک مربوط اور منظم طرز بیان اختیار کرتے ہیں، وہ مضامین کو گنجلک کرنے کی بجائے ہمیشہ ما قبل اور مابعد کی مناسبت کا لحاظ رکھتے ہیں، ان کی کتاب اس اعتبار سے ایک بہترین جامع دستاویز ہے، جہاں مقام مصطفیٰ اور اوصاف مصطفیٰ ہمیں ایک ہی لڑی میں اس طرح یکجا ملتے ہیں کہ کسی بھی جگہ پر خلا یا غیر موزونیت کا شائبہ تک نہیں، مثال کے طور پر وہ سب سے پہلے سیرت طیبہ کو قرآن کی روشنی میں تفصیلاً ذکر کرتے ہیں جس میں تصدیق نبوت محمدی کو مقدم کرتے ہیں پھر کمالیات محمدیہ کو لاتے ہیں، قرآن کریم کے بعد سیرت رسول کے ضمن میں احادیث لاتے ہیں اور یہاں پر پھر حضور ﷺ کے ذاتی اوصاف کا تذکرہ پہلے ہے، جن سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم اگرچہ انسانوں کے قبیل سے ہی ہیں لیکن دنیا میں شرف انسانیت کا اعلیٰ ترین رتبہ اور معراج وصفیت انسانی آپ میں مجتمع ہو گئے ہیں، ان تمام تر کمالات و جمالات کے ذکر کے بعد قاضی عیاض رحمہ اللہ نے وحی اور معجزات کا ذکر فرمایا ہے۔[10]

## تطبیق روایات

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے مختلف معارض روایات کے اختلاف کو رفع کرنے کے لیے علمی منہج اپنایا ہے، کسی بھی اختلاف کے نتیجے میں وہ سب سے پہلے مختلف دلائل کو جمع کرتے ہیں۔ پھر راجح اور مرجوح روایات کی تنقیح کر کے راجح کو فوقیت دیتے ہیں اور جب یہ ترجیح نا قابل عمل ہو تو اس وقت توقف اختیار کرتے ہیں، مثلاً غرانیق اور شق صدر کے واقعات میں قاضی عیاض رحمہ اللہ نے راجح کو اختیار کیا اور مرجوح روایات کو ترک کر دیا اور یہی اہل علم کا مؤقف رہا ہے، مثلاً ابن تیمیہ (661-728ھ) فرماتے ہیں:

فَالْوَاجِبُ عَلَى الْمُجْتَهِدِ أَنْ يَعْمَلَ بِمَا يَعْلَمُ أَنَّهُ أَرْجَحُ مِنْ غَيْرِهِ، وَهُوَ الْعَمَلُ بِأَرْجَحِ الدَّلِيلَيْنِ الْمُتَعَارِضَيْنِ[11]

ترجمہ: تو مجتہد پر واجب ہے کہ وہ اس دلیل کے مطابق عمل کرے جسے وہ دوسری دلیل کے مقابلے میں زیادہ راجح سمجھتا ہو اور یہی دو متعارض دلیلوں میں سے زیادہ راجح دلیل پر عمل کرنا ہے۔

اسی طرح توقف اس لیے اختیار کیا جاتا ہے تاکہ اس پر مزید تحقیق کے بعد درست رائے سامنے آسکے، مثلاً قاضی عیاض رحمہ اللہ نے معراج میں رؤیت باری تعالیٰ کے حوالے سے لکھا ہے:

وَالْقَوْلُ بِأَنَّهُ رَآهُ بِعَيْنِهِ فَلَيْسَ فِيهِ قَاطِعٌ أَيْضًا وَلَا نَصٌّ، فَإِنْ وَرَدَ حَدِيثٌ نَصٌّ بَيِّنٌ فِي الْبَابِ اعْتُقِدَ وَوَجَبَ الْمَصِيرُ إِلَيْهِ.

ترجمہ: "اور یہ قول کہ انہیں اپنی آنکھوں سے دیکھا، اس بارے میں بھی کوئی قطعی دلیل یا صریح نص موجود نہیں۔ پس اگر اس مسئلے میں کوئی واضح اور صریح حدیث وارد ہو تو اس پر اعتقاد رکھا جائے گا اور اسی کی طرف رجوع کرنا واجب ہو گا۔"

اس کے ساتھ ساتھ قاضی عیاض رحمہ اللہ معارضات کے مابین توافق کے لیے تاویلات بھی ذکر کرتے ہیں، امام ذہبی (673-748ھ) نے البتہ یہ اعتراض کیا ہے کہ الشفاء میں تاویلات ہیں، حالانکہ جمہور اہل علم تاویل کے جواز و وقوع کے قائل ہیں، تاویلات فی الآیات ہوں یا فی الاحادیث، فی الصفات ہوں یا فی غیر الصفات، صحابہ کرام، کبار تابعین، ائمہ کبار، محدثین، فقہاء اور متکلمین و صوفیاء کے ہاں اس کی تصریح موجود ہے۔[12]

**معجزات رسول کا ذکر اور مفسرانہ اسلوب**

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اپنی کتاب الشفاء میں معجزات رسول ﷺ پر تفصیلاً بحث کی ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ آپ ﷺ کو ودیعت کردہ معجزات دو قسم کے ہیں، ایک وہ جو قطعی علم کے ساتھ ہم تک پہنچے ہیں اور ان کی نقل متواتر ہے جیسے قرآن کریم اور اس قرآن کو آپ ﷺ لے کر آئے ہیں اور اس کا انکار گویا آپ ﷺ کا انکار ہے، پھر اس کے بعد قاضی عیاض رحمہ اللہ نے قرآن کریم کی وجوہ اعجاز کو بڑی صراحت سے ذکر کیا ہے، جس سے قاضی عیاض رحمہ اللہ کی اصول تفسیر پر گرفت اور ان کے علمی مرتبے کا اندازہ ہوتا ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ اعجاز قرآن کی پہلی وجہ اس کی حسن تالیف، اقسام کلمات، فصاحت اور بلاغت ہے، جو کہ کلام عرب کا خاصہ اور اہل زبان کے یہاں مروج و مسلم ہے، اہل عرب اپنی زبان دانی پر اس قدر نازاں تھے کہ انہیں کبھی یہ خیال ہی نہ گزرا کہ دنیا میں کوئی شخص انہیں چیلنج کر سکتا ہے، لیکن نزول قرآن سے وہ مبہوت ہو گئے اور اس کی فصاحت و سلاست سے ان پر واضح ہو گیا کہ اس قرآن کے مقابلے میں ان کی نظم و نثر ہیچ ہے اور قرآن کا یہ چیلنج برابر موجود رہا۔

اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰىهُ‌ ؕ قُلۡ فَاۡتُوۡا بِسُوۡرَةٍ مِّثۡلِهٖ وَادۡعُوۡا مَنِ اسۡتَطَعۡتُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِيۡنَ[13]

ترجمہ: کیا پھر بھی یہ لوگ کہتے ہیں کہ: پیغمبر نے اسے اپنی طرف سے گھڑ لیا ہے؟ کہو کہ: پھر تو تم بھی اس جیسی ایک ہی سورت (گھڑ کر) لے آؤ، اور (اس کام میں مدد لینے کے لیے) اللہ کے سوا جس کسی کو بلا سکو بلا لو، اگر سچے ہو۔

قاضی عیاض قرآن کریم کے وجوہ اعجاز کو آیات قرآنیہ کے ذکر کے ساتھ مدلل انداز میں پیش کرتے ہیں، انہوں نے کم از کم ایسی تیرہ وجوہ کا ذکر فرمایا ہے اور اس کے بعد دوسرے معجزات نبویہ کو لائے ہیں، معجزات کے باب میں قرآنی آیات کو بطور مستدل کے لائے ہیں مثلاً واقعہ شق قمر کے حوالے سے انہوں نے سورۃ القمر کی اولین آیات کا ذکر فرمایا:

اِقۡتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانۡشَقَّ الۡقَمَرُ[14]

قیامت قریب آگئی ہے اور چاند پھٹ گیا ہے۔

**ذات نبوی پر نقد کی عالمانہ تحقیق**

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے عوارض بشریہ کے حوالے سے حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر لوگوں کے اٹھائے گئے اعتراضات کا تفصیل سے جائزہ لیا ہے اور تشکیکین و معترضین کے بے جا اشکالات کا علمی انداز میں رد کیا ہے، قاضی عیاض رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ حضرات انبیاء کرام علیہم السلام پر مصائب و آفات، صحت و علالت اور عوارضات کا ظہور ممکن الوقوع ہے، اسی طرح ان ہستیوں کو بھی موت کا ذائقہ چکھنا ہے، ان عوارضات کے لحوق کی وجہ سے ان کی ذات قدسیہ پر کسی نقص کا اطلاق نہیں ہوتا، اس کے بعد قاضی عیاض رحمہ اللہ نے ان مصائب و آلام میں ابتلاء کی وجوہات کا ذکر کیا ہے۔ اسی طرح قاضی عیاض رحمہ اللہ نے آپ ﷺ پر کیے گئے جادو کے اثرات اور اس بنیاد پر آپ کی نبوت کی صداقت پر کیے گئے نقد کا علمی محاکمہ فرمایا ہے۔ قاضی عیاض رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ ان امراض کی وجہ سے آپ ﷺ کی نبوت اور عصمت میں کوئی فرق نہیں آیا اور آپ ﷺ تمام کمزوریوں اور کوتاہیوں سے معصوم و منزہ ہیں۔ اسی طرح کھجوروں کی قلم کاری اور واقعہ خرص سے متعلق بھی قاضی عیاض رحمہ اللہ نے علمی بحث فرمائی ہے۔[15]

**متکلمانہ انداز اور بصیرت علمی**

قاضی عیاض رحمہ اللہ نے جہاں آپ ﷺ کے آثار جمیلہ، سیرت حمیدہ، علمی فوقیت، عقل کی نکتہ رسی، علم و حلم اور گفتار کا ذکر کیا وہیں آپ ﷺ پر جو پیغام الٰہی بصورت وحی نازل ہوا اس کا ذکر بھی فرمایا، اس سلسلے میں قاضی عیاض رحمہ اللہ نے اقسام وحی اور نبوت و رسالت کے عنوانات کی تشریح و توضیح فرمائی ہے، وحی ہی وہ اعلیٰ ترین پیغام اور ہدایت ہے جس کی وساطت سے خدا کا پیغام اس کے بندوں تک پہنچتا ہے، جب تک وحی کا ثبوت نہیں ہو گا، اس پر استوار کی گئی چیزیں غیر معتبر ٹھہریں گی۔

اس سلسلے میں عصر حاضر میں مستشرقین کی ایک جماعت نے وحی کی حقیقت اور اس کے رسول ﷺ کے ساتھ تعلق پر سوالات اُٹھائے ہیں، مثلاً مشہور جرمن مستشرق گولڈ زیہر (1850-1921ء) اپنے خطبات میں لکھتا ہے کہ وحی دراصل آپ (ﷺ) کی گہری دل سوزی کا ایک مظہر ہے اور آپ کے قلبی جوش و ولولہ کا ایک اظہار ہے۔[16]

حالانکہ جب ہم اوّلین وحی کے اطراف کا مطالعہ کرتے ہیں تو یہ بات مزید پختہ ہوتی چلی جاتی ہے کہ وحی کسی گہرے غور و غوض کا نتیجہ ہر گز نہ تھی، رسول اللہ ﷺ کا جاگنے کی حالت میں جبرئیل امین علیہ السلام کو دیکھنا اس بات کی دلیل ہے کہ وحی کا تعلق خارج سے ہے، اسی طرح وحی کا تعلق آپ کی ذاتی منشا سے ہوتا تو ایسی آیات قرآن کریم میں موجود نہ ہوتیں جہاں آپ ﷺ کو تنبیہ کی گئی مثلاً سورۃ عبس کی ابتداء میں عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کا واقعہ۔[17]

**خلاصہ بحث**

سیرتِ میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کی تصنیف الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ اسلامی علمی روایت میں ایک منفرد مقام رکھتی ہے، جس میں سیرتِ نبوی ﷺ کو محض تاریخی بیان کی بجائے ایک منہجی اور علمی انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ اس کتاب کا مطالعہ یہ واضح کرتا ہے کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے سیرت نگاری میں قرآنِ کریم کو بنیادی ماخذ کے طور پر اختیار کرتے ہوئے نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ کو الہامی روشنی میں سمجھنے کی کوشش کی ہے۔

اسی طرح صحیح احادیث سے بھرپور استفادہ ان کے تحقیقی منہج کی مضبوط بنیاد ہے، جس سے ان کی روایت پسندی اور علمی احتیاط نمایاں ہوتی ہے۔ ان کا اسلوب محض نقلِ روایت تک محدود نہیں بلکہ منطقی استدلال اور عقلی ترتیب کے ساتھ آگے بڑھتا ہے، جس سے قاری کو دلائل

کی مربوط تفہیم حاصل ہوتی ہے۔ مشکل اور پیچیدہ مباحث کی توضیح میں ان کا انداز نہایت واضح اور سلجھا ہوا ہے، جو علمی گہرائی کے ساتھ ساتھ فکری آسانی بھی فراہم کرتا ہے۔

کتاب میں واقعات اور روایات کو ایک مربوط اور منظم انداز میں پیش کیا گیا ہے، جبکہ مختلف روایات کے درمیان تطبیق کا اصول بھی نہایت مہارت سے برتا گیا ہے۔ معجزاتِ رسول ﷺ کے ذکر میں قاضی عیاض رحمہ اللہ کا اسلوب مفسرانہ رنگ لیے ہوئے ہے، جس میں عقیدت کے ساتھ ساتھ استدلال بھی جھلکتا ہے۔ اسی طرح ذاتِ نبوی ﷺ پر ہونے والی ممکنہ علمی تنقید کا جواب انہوں نے عالمانہ تحقیق اور متکلمانہ بصیرت کے ساتھ دیا ہے۔

مجموعی طور پر الشفاء کا منہج واسلوب ایک ایسے جامع علمی ڈھانچے کی عکاسی کرتا ہے جس میں روایت، عقل، استدلال اور عقیدت ایک خوبصورت توازن کے ساتھ اکٹھے نظر آتے ہیں۔

## نتائج تحقیق

اس مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ کی کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ نہ صرف سیرت نگاری کی ایک اہم تصنیف ہے بلکہ یہ منہج اور اسلوب کے حوالے سے ایک گراں قدر ڈھانچے کی حامل علمی کاوش بھی ہے۔ اس کتاب میں قرآنِ کریم اور صحیح احادیث کو بنیادی مصادر کے طور پر برتنے سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مصنف کا علمی انداز روایت اور تحقیق دونوں پر یکساں اعتماد رکھتا ہے۔

کتاب کا منطقی اور مربوط اسلوب اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ قاضی عیاض رحمہ اللہ نے سیرت کے موضوع کو جذباتی یا محض روایتی انداز کی بجائے ایک منظم علمی فریم ورک میں پیش کیا ہے۔ مشکل مباحث کی توضیح اور روایات کے درمیان تطبیق کا عمل ان کے فکری توازن اور علمی بصیرت کو نمایاں کرتا ہے۔

اسی طرح معجزاتِ نبوی ﷺ کی توضیح میں مفسرانہ انداز اور ذاتِ نبوی ﷺ پر ہونے والے اعتراضات کا متکلمانہ جواب اس بات کی دلیل ہے کہ مصنف نہ صرف محدثانہ مزاج رکھتے ہیں بلکہ عقلی واستدلالی دفاع کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں۔

مجموعی طور پر یہ کہا جا سکتا ہے کہ "الشفاء" اسلامی سیرت نگاری میں ایک ایسا علمی نمونہ ہے جس میں عقیدت، تحقیق، استدلال اور اسلوب کی خوبصورت ہم آہنگی پائی جاتی ہے، جو اسے ہر دور کے لیے قابلِ مطالعہ اور قابلِ استفادہ بناتی ہے۔

## سفارشات

سیرت رسول ﷺ پر موجود مستند مواد کو نصابی کتب کا باقاعدہ حصہ بنایا جائے اور عصر حاضر میں ہمارا سماج جس قسم کی افراتفری اور فکری بانجھ پن سے گزر رہا ہے، اس سماج میں محبت رسول ﷺ کو عملاً بیدار کر کے اس فکری خلا کو پر کیا جائے۔

مسلمانوں کی سوسائٹیوں میں آج کل جس قدر تفرقہ بازی اور باہمی مسلکی جھگڑے بڑھ کر شدت اختیار کرتے جا رہے ہیں، ضرورت اس امر کی ہے کہ ان سوسائٹیوں کے بااثر لوگ مختلف اسالیب کے ساتھ اسوہ رسول ﷺ کو عام کرنے میں اپنا کردار نبھائیں۔

چونکہ ہمارا مذہبی لٹریچر عربی زبان میں ہے تو عربی زبان کے فہم کے لیے تعلیمی درسگاہوں میں جاری کوششوں کو مزید بلند (update) کیا جائے اور اس کے لیے جدید ذرائع علم کام میں لائے جائیں۔

عربی زبان وادب کے معیاری تراجم کے لیے بھی کام کی اشد ضرورت ہے۔

سماج کے معاشی، معاشرتی، قانونی، سیاسی اور اس نوع کے دوسرے مسائل کے حل کے لیے اسوہ رسول ﷺ کو معیار بنا کر آگے بڑھا جائے۔

مسلم سماج میں موجود ذہنی پسماندگی کے خاتمے کے لیے انہیں اپنے تابناک ماضی سے روشناس کروانا بھی عصر رواں میں از حد ضروری ہے تاکہ ذہنی بالیدگی حاصل ہو اور مسلم نوجوان پورے اعتماد کے ساتھ آگے بڑھ سکیں۔

## حوالہ جات:


1 الحسین بن محمد شواط، **القاضی عیاض عالم المغرب و امام اہل الحدیث فی وقته**، (دمشق: دارالعلم، 1999ء)، ص110-

2 البشیر علی احمد الترابی، **القاضی عیاض و جهوده فی علم الحدیث**، (بیروت: دار ابن حزم، 1997ء)، ص73-74-

3 ابن خلکان، **وفیات الأعیان و أبناء أبناء الزمان**، (بیروت: دار صادر)، 485/3-

4 حاجی خلیفہ، **کشف الظنون**، (بغداد: مکتبہ دارالمثنی، س ن)، 1053/2-

5 سورۃ التوبہ 128:08-

6 قاضی عیاض، **الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ**، مترجم عبدالحکیم شاہ جہان پوری، (لاہور: مکتبہ نبوی، 1997ء)، ص39-

7 ایضاً، ص122-

8 ایضاً، ص117-

9 ایضاً، ص242-

10 شہاب الدین احمد بن محمد الخفاجی المصری، **نسیم الریاض فی شرح شفاء القاضی عیاض**، (بیروت: دارالکتب العلمیہ، 1421ھ)، 327/3-

11 ابن تیمیہ، **مجموعة الفتاویٰ**، (المنصورہ: دارالوفاء، 2003ء)

12 محمد سفیان عطاء، ***قاضی عیاض اور ان کی کتاب الشفاء بتعریف حقوق المصطفی کا تعارف اور اعتراضات کا جائزہ***، (اسلام آباد: اسلام آباد اسلامکس)، ص57-

13 سورہ یونس 38:10-

14 سورۃ القمر 01:54-

15 قاضی عیاض، **الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ**، مترجم عبدالحکیم شاہ جہان پوری، (لاہور: مکتبہ نبوی، 1997ء)، ص315-

16 اگناز گولڈ زیہر، **اسلامی عقائد اور قانون کا تاریخی ارتقاء**، ترجمہ و تحقیق: ریحان عمر، (لاہور: عکس پبلی کیشنز، 2018ء)، ص39-

17 رزاق اللہ احمد مہدی، **سیرت نبوی**، (ممبئ: دارالعلم، 2012ء)، ص236-243-